السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرکسی مسجدکودریاغرقاب کررہاہواورسب سامان شہتیروغیرہ بالکل نیاہو،توکیاوہ سامان اکھاڑاجاسکتاہے یانہیں؟اگراکھاڑاجاسکتاہے تودوسری مسجدپرلگانادرست ہے یانہیں؟دلائل واضحہ ہرصورت کے نقل فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگرواقعی اور حقیقی خطرہ ہودریاکے مسجدکوغرق کردینے کا،تواس کی تمام کارآمدچیزیں اکھاڑنی جائزہیں۔محض احتمال کافی نہیں،پھراگرخطرہ اتفاقی طورپرٹل جائے اورباقی نہ رہے تویہ سامان اسی جگہ مسجدتعمیرکرنے میں خرچ کردیا جائے اوراگردریااس مسجدکی زمین کوکاٹ کراپنے اندرشامل کرلے تویہ سامان دوسری مسجدپرلگانادرست ہے نھی رسول اللہ ﷺ عن اضاعة المال (تمام کتب حدیث: بخاری کتاب الزکاة باب لاصدقة الا عن ظهر غنی 2 117 وکتاب الاستقراض باب ماینھی عن اضاعة المال 3 87 ومسلم کتاب کتاب الاقصضیة باب النھی عن کثرة المسائل من غیرجامعة (1715)1340/3) اگرکوئی پرانی مسجدایسی ہوکہ بارش کے زمانہ میں کثرت باراں سے اس کے منہدم ہوجانے کاخطرہ ہواورمنہدم ہوجانے کی صورت میں اس کے سامان کوبربادہوجانے کااندیشہ ہوتواس کے سامان کواکھاڑکرمحفوظ کرلیناتاکہ ضائع نہ ہواورتاکہ بعدختم ہونے برسات کے اس کی جدیدتعمیرکی جائے یااس مسجدکی ضرورت سے زائداورفالتوسامان کوجس کے یونہی رکھے رہنے سے تلف ہوجانے کااندیشہ ہوفروخت کردینایابغیرفروخت کئے ہوئے دوسری مسجدمیں لگادیناجائزہے وہوالذی یدل علیہ حدیث عائشة عند مسلم (کتاب الحج باب نقص الکعبة (1333)2/968) قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - يَقُولُ: «لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُو عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ - أَوْ قَالَ: - بِكُفْرٍ لَأَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلَجَعَلْتُ بَابَهَا بِالْأَرْضِ وَلَأَدْخَلْتُ فِيهَا مِنَ الْحِجْرِ،، والتفصیل فی نیل الاوطار (274/5-275) فارجع الیہ یہی حکم صورت مسئولہ میں مسجدمذکورکاہے۔کتبہ عبیداللہ المبارکفوری الرحمانی المدرس بمدرسة دارالحدیث الرحمانیہ بدہلی

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 200

محدث فتویٰ